۷۸۴

اللهم احفظنا من كل بلاء الدنیا

۹۲

قاضی الحاجات

مناجات بدرگاہ

طبعزاد آباد

سنہ ۱۳۳۷ ہجری نبوی
۱۵ محرم الحرام
مطبوعہ مطبع محبوب شاہی چھتہ بازار

معروضہ

معزز ناظرین!

قبل ازین دو بار بزمانۂ طاعون اسی قسم کی ایک منظوم مناجات ہدیۂ ناظرین کیگئی تھی اب چونکہ سمی ہوا کے اثرات سے اکثر مقامات متاثر ہونے سے خیال منتقلی مقام کا فورا اور ہر لحظہ موت پیش نظر ہے۔ شامت اعمال با صورت نادر گرفت لہٰذا یہ عبرت انگیز منظر باعث اختلاج قلب ہو گیا ہے اُسی حالت مین مناجات ہذا کہی گئی جو ہدیۂ ناظرین اس غرض سے کیجاتی ہے کہ شاعری صرف قال کا نام ہے دعا کی مقبولیت کے لیے حال کی ضرورت ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالی یہ قال بھی کسی صاحب حال اہل نظر کی نظر سے گذر کر یا کسی اہل حال کی زبان سے نکلکر درجۂ قبولیت حاصل کرے جس سے یہ بلا ہمارے ملک سے کافور اور دلون کو سرور ہو۔

سبقت رحمتی ہے جب ارشاد
سن لے بندو نکی اے خدا فریاد

سائل درگاہ ... بیگ آبادی وصیح الحکیم ناگرامی ... خلف حضرت مرزا احمد بیگ صاحب شاد علیہ الرحمۃ

یا دافع البلیات

مناجات طبعزاد مرزا احمد اللہ بیگ آباد - تلمیذ حضرت ناظم مدظلہ

خداوندا چلی سمی ہوا ہے
ہمارے بد عمل کی گو سزا ہے
یہہ تپ کہتا نہیں ہی اک بلا ہی
مگر غفار تجھسے التجا ہے

ہے موقع جان و دل کے اب ضرر کا
بچانے واسطہ خیر البشر کا

کرینگے جاکے کیا جنگل کو گھر سے
کہاں جائینگے خالق ترے در سے
اڑے جاتے ہین ابتو ہوش سر سے
اشارہ ہو کریمانہ نظر سے

کہ یہہ سمی ہوا اب پاک ہوجائے
جو کچھہ سم ہے وہ جلکر خاک ہوجائے

کریں کیا عرض چھوٹا منہ بڑی بات
کرم کر مالکِ ارض و سماوات

عجب کچھ اہلِ شیں وحشت ہے دن رات
زیادہ ہے ابھی تعدادِ اموات

اسیرِ شام کے نالوں کا صدقہ
بہتّر کربلا والوں کا صدقہ

ہوے گُل ہیں چراغِ زندگانی
خدایا ہے یہ مرگِ ناگہانی

جوانوں کی ہوئی غارت جوانی
بحقِ مصطفےٰ کر مہربانی

نہ کیوں تجھ سے کہیں جو مدعا ہے
کہ ہم بندے ہیں تیرے تو خدا ہے

توانا تو ہے اور مخلوق معذور
سیہ کاری ہماری ہو گی کافور

تو قادر ہے خدایا ہم ہیں مجبور
نہیں یہ بات تیرے فضل سے دور

خداوندا یہی مصرع ہے لب پر
تری رحمت کو سبقت ہے غضب پر

نہ برسا وقت پر اس سال پانی
یہی کہتی ہے غلے کی گرانی

ہے یہ بھی اک بلائے آسمانی
کہ ہون مین بہی تباہی کی نشانی

فقط غلہ نہین ہر شئے گران ہے
وہ ارزان ہے مرض جو جان ستان ہے

نہ رسوا کر گنہگارون کے ستار
بلائے سخت مین ہو کر گرفتار

ہمارے مالک رزاق و مختار
ترے فضل و کرم کے ہین طلبگار

بحقِ خواجۂ اعظم کرم کر
پریشان ہے بہت عالم کرم کر

ہے وحشت دلپہ اور سوتے ہین بازار
برے اعمال ہین کسکو ہے انکار

نظر آتی ہے شکل موت سر بار
ہم عاصی ہین ترا ہے نام غفار

زبان و دل سے استغفار توبہ
ہم اب کرتے ہین یا غفار توبہ

ذرا تو دیکھ لے حالت ہماری — تسلی دے ہے سب کو بیقراری
پریشاں ہے تری مخلوق ساری — ہے تیرے فضل کی امیدواری

غرض ہے یہ ہماری التجا سے
تو خالق ہے بچا لے اس بلا سے

جو ہم پر قہر و آفت ہے خدایا — ہماری ہی یہ شامت ہے خدایا
بہت ہم کو ندامت ہے خدایا — نبیؐ کی تیرے امت ہے خدایا

خطا کو عفو کر صدقہ نبیؐ کا
کرم کر واسطہ مولا علیؑ کا

خدایا دیکھ بندوں کی تباہی — عدم کو ہو رہے ہیں وہ راہی
ہے تو ہی شہ تجھے زیبا ہے شاہی — رسول اللہ کا صدقہ الٰہی

بلا یہ دور ہو ملکِ دکن سے
رہیں محفوظ سب رنج و محن سے

خدا قایم رکھے ہر طرح ہر آن
نگہ در کار ہے ابر فضلِ یزدان

خبر گیران ہیں سب کے ظلِ سبحان
ہیں ترے فضل کے سب تو گنخواہان

طفیلِ شاہِ جیلان فضل کر دے
خدایا سب ہیں حیران فضل کر دے

مقر ہیں ہم جو یہہ قہر و غضب ہے
ترے بندے ہیں ہم تو سب کا رب ہے

ہماری معصیت اس کا سبب ہے
ولی کا تیرے جب حیدر لقب ہے

بچے طاعون سے اب حیدرآباد
رہے محفوظ یارب حیدرآباد

الٰہی یہ بلائے جانستان ہے
صدائے الحذر ہے الامان ہے

کہ اس سے ہر طرف شور و فغان ہے
یہی آباد کا وردِ زبان ہے

بحقِ شیخِ دین معروف کرخی
نگہداری ز آفت ہائے چرخی

قطعہ

دنیا نے کی قدر نہ تو دل اس سے اٹھا لے
عقبیٰ میں ترے کام مرا اللہ ہو

ہو جائے گا پھر غنچۂ دل تیرا شگفتہ
جس دم سے ترا باغ بہشتی آباد ہو